REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

یوم یکشنبہ روزنامہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

الفضل ربوہ

۲۲ ذوالحجہ ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲۷ ہجرت ۱۳۴۱ ھش ۔ ۲۷ مئی ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۲۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۶ مئی بوقت ۸ بجے صبح

کل دوپہر تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ضعف کی شکایت رہی

اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ

ہر ایک تم میں سے ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ میں اور ہوں

"میں نہیں چاہتا کہ چند الفاظ طوطے کی طرح بیعت کے وقت رٹ لئے جائیں، اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تزکیۂ نفس کا علم حاصل کرو کہ ضرورت اسی کی ہے۔ ہماری یہ غرض ہرگز نہیں کہ مسیحؑ کی وفات حیات پر جھگڑے اور مباحثے کرتے پھرو۔ یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے۔ اسی پر بس نہیں ہے۔ یہ تو ایک غلطی تھی جس کی ہم نے اصلاح کر دی لیکن ہمارا کام اور ہماری غرض ابھی اس سے بہت دُور ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ۔ اس لئے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ اس راز کو سمجھے، اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ میں اور ہوں۔ میں پھر کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً جب تک ایک مدّت تک ہماری صحبت میں رہ کر یہ نہ سمجھے کہ میں اور ہو گیا ہوں اسے فائدہ نہیں پہنچتا۔ فطرت اور عقلی حالت اور جذبات کی حالت میں اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل ہو جاوے تو کچھ بات ہے ورنہ کچھ بھی نہیں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ ۷۲، ۷۳)

محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی علالت

ربوہ ۲۶ مئی۔ محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل عید الاضحیٰ سے ایک روز قبل سے بہت بیمار ہیں۔ اسہال اور خون آلود پیچش کی شکایت ہو گئی تھی۔ اور بخار بھی ۱۰۱ درجہ تک تھا۔ اب طبیعت نسبتاً بہتر ہے لیکن ضعف بہت ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کی صحت یابی کیلئے دعا کی تحریک

ربوہ ۲۶ مئی۔ محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کی طبیعت اعصابی کمزوری کی وجہ سے بہت ناساز رہتی ہے۔ کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔

احباب جماعت التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت یاب فرمائے۔ آمین

ربوہ میں جلسہ یوم خلافت

اہلیانِ ربوہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ جلسہ یوم خلافت کل مورخہ ۲۷/۵/۶۲ بروز اتوار بعد از نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہو گا۔

تمام احباب جلسہ میں شمولیت کے لئے بروقت تشریف لاویں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہو گا۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ)

جنرل شیخ جاپان میں سفیر مقرر کر دیئے گئے

کراچی ۲۶ مئی۔ کل یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ حکومت پاکستان نے وزیر خوراک و زراعت لیفٹننٹ جنرل خالد مسعود شیخ کو جاپان میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا ہے۔ جنرل شیخ کے ٹوکیو روانہ ہونے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔ جنرل شیخ کا تقرر مسٹر محمد علی کی جگہ ہوا ہے جو پاکستان چلے آئے ہیں۔

میجر جنرل الطاف قادر کی ترقی

راولپنڈی ۲۶ مئی۔ کل یہاں اعلان کیا گیا کہ پشاور کے جنرل آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل الطاف قادر کو ترقی دے کر لیفٹننٹ جنرل بنا دیا گیا ہے۔

مسیحِ پاک علیہ السلام کی بیش بہا نصائح

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے خوش بخت اصحاب کو جو بیش بہا نصائح فرمائیں اور جو حضور علیہ السلام کی قوتِ قدسی کے نتیجہ میں ان کے تزکیۂ نفوس اور تطہیرِ قلوب کا موجب بنیں ہمارے لئے حرزِ جان کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اگر آپ ان بیش بہا نصائح کی روحانی تاثیرات سے فیضیاب ہونا چاہتے ہیں تو ماہنامہ "انصار اللہ" کا بالاستیعاب مطالعہ کیجئے۔ اس بلند پایہ علمی اور تربیتی رسالہ کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے۔ آپ یہ قلیل رقم ادا کر کے ایک بیش بہا روحانی خزانہ سے مالا مال ہو سکتے ہیں۔

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۷ مئی ۱۹۶۲ء

جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سلسلہ احمدیہ کے بطور ایک جماعت کے کھڑا کرنے کی مصلحت بیان کرتے ہوئے اپنے رسالہ "احمدیت کا پیغام" میں عقلی دلیل دیتے ہوئے فرمایا کہ :۔

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایسی جماعت کے بنانے کی ضرورت کیا تھی یہی باتیں دوسرے مسلمانوں میں پھیلائی جانی چاہیئے تھیں اس کا عقلی جواب یہ ہے کہ ایک کمانڈر انہی لوگوں کو لڑائی میں بھیج سکتا ہے جو فوج میں بھرتی ہو چکے ہوں جو لوگ فوج میں بھرتی نہیں وہ ان کو بھیج کس طرح سکتا ہے؟ اگر جماعت ہی کوئی نہ بنائی جاتی تو بانی سلسلہ احمدیہ کس سے کام لیتا اور کس کو حکم دیتا اور ان کے خلفاء کس سے کام لیتے اور کس کو حکم دیتے کیا وہ بازار میں پھرنا شروع کرتے اور ہر مسلمان کو پکڑ کر کہتے کہ آج فلاں جگہ اسلام کے لئے ضرورت ہے تو وہاں جا اور وہ آگے سے یہ جواب دیتا کہ میں تو آپ کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں اور پھر وہ اگلے آدمی کو جا پکڑتے اور پھر اس سے اگلے آدمی کو جا پکڑتے۔ یہ ایک عقلی حقیقت ہے کہ جب کوئی منظم کام کرنا ہو تو اس کے لئے ایک جماعت کی ضرورت ہوتی ہے بغیر ایسی جماعت کے کوئی منظم کام نہیں ہو سکتا۔ اگر کہو جماعت نہ بناتے لیکن سب میں سے چلے رہتے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جان کو جوکھوں میں ڈالنے والے کاموں کے لئے ہر شخص کہاں تیار ہوتا ہے ایسے کام تو دیوانے ہی کیا کرتے ہیں اور دیوانوں کو ہوشیاروں سے الگ رکھنا ضروری ہوتا ہے اگر ہوشیار دیوانوں کو بھی اپنے جیسا لیں گے تو پھر ایسے کام کو کون کرے گا"
(احمدیت کا پیغام ص۲۹)

ان عظیم الشان الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ کیوں کھڑی کی گئی ہے اور اس کی ذمہ داریاں کیا ہیں جماعت احمدیہ دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ کیلئے خاص طور پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس لئے کھڑی کی گئی ہے کہ وہ اپنی تمام زندگی اسی کام میں خرچ کر دے وہ ایک ایسی جماعت ہے جو ایک نہایت اہم الٰہی کام بلکہ کہنا چاہیئے واحد اہم انسانی کام کے لئے کھڑی کی گئی ہے اس کام کی نوعیت قرآن کریم سے اس طرح واضح ہوتی ہے :۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتومنون باللہ (آل عمران ۱۱۱)

یعنی تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے کھڑی کی گئی ہے تاکہ تم انہیں معروف کا حکم کرتے رہو اور منکر سے روکتے رہو اور اللہ تعالےٰ پر ایمان لاؤ۔

اسی طرح اللہ تعالےٰ نے سورہ بقرہ میں فرمایا ہے

وکذلک جعلنٰکم امۃ وسطاً لتکونوا شھداء علی الناس (بقرہ ۱۴۴)

یعنی اس طرح ہمنے تم کو امتہ وسطیٰ بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر نگران ہو۔

الغرض یہ کام ہے جو اللہ تعالےٰ اپنی جماعتوں کے سپرد کرتا ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اسی کام کے لئے جماعت احمدیہ کو کھڑا کیا ہے جس طرح فوجی جماعت ملک کے دفاع کے مقصد کے لئے کھڑی کی جاتی ہے اسی طرح الٰہی جماعت بھی اللہ تعالےٰ کے دین کو پھیلانے کے لئے کھڑی کی جاتی ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"غرض یہ ہے کہ انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دیدی ہے مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔

یاد رکھو کہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جبکہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے اور ہموم و غموم اور کروہ افکار سے خواستگار نجات ہے پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کو ایک مجرب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جاوے تو اس پر توجہ ہی نہ کرے کیا للّٰہی وقف کا نسخہ ۱۳۰۰ برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا کیا صحابہ کرامؓ اسی وقف کی وجہ سے حیات طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے؟ پھر اب کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جاوے

بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے ناواقف محض ہیں ورنہ اگر ایک کرشمہ بھی اس لذت اور سرور سے ان کو مل جاوے تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں۔

میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالےٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس ملامت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۸، ۹۹، ۱۰۰)

مختصر الفاظ میں جماعت احمدیہ اس لئے کھڑی کی گئی ہے کہ وہ اپنی زندگی اللہ تعالےٰ کے دین کے لئے وقف کر دے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انبیاء علیہم السلام اور ان کی جماعتوں کے اغراض و مقاصد کو بار بار واضح فرمایا ہے چنانچہ اس جگہ آپ فرماتے ہیں :۔

"میں یہاں ایک ضروری امر بیان کرنا چاہتا ہوں کہ انبیاء علیہم السلام کو ضرورتیں کیوں لاحق ہوتی ہیں؟ اللہ تعالےٰ اس بات پر قادر ہے کہ ان کو کوئی ضرورت پیش نہ ہووے مگر یہ ضرورتیں اس لئے لاحق ہوتی ہیں تاکہ للّٰہی وقف کے نمونے مثال کے طور قائم ہوں اور ابوبکرؓ کی زندگی کا وقف ثابت ہو اور دنیا میں خدائے مقتدر کی ہستی پر ایمان پیدا ہو اور ایسے للّٰہی وقف کرنے والے دنیا کے کیلئے بطور آیت اللہ کے ٹھہریں اور اس مخفی لذت اور محبت پر دنیا کو اطلاع ملے جس کے سامنے مال و دولت جیسی مرغوب شے بھی آسانی اور خوشی کے ساتھ قربان ہو سکتی ہے اور پھر مال و دولت کے خرچ کے بعد للّٰہی وقف کو مکمل کرنے کے واسطے وہ قوت اور شجاعت ملے کہ انسان جان جیسی شے کو بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں دینے سے دریغ نہ کرے غرض انبیاء علیہم السلام کی ضرورتوں کی اصل غرض دنیا کی جھوٹی محبتوں اور فانی چیزوں سے منہ موڑنے کی تعلیم دینے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر لذیذ ایمان پیدا کرنے اور ابنائے جنس کی بہتری اور خیر خواہی کے لئے ایثار کی قوت پیدا کرنے کے واسطے ہوتا ہے ورنہ یہ پاک گروہ خزائن السموات والارض کے مالک کی نظر میں پھپتا ہے ان کو کسی چیز کی ضرورت ہو سکتی ہے! وہ ضرورتیں تعلیم کو کامل اور انسان کے اخلاق اور ایمان کے رسوخ کے لئے پیش آتی ہیں"۔ (ملفوظات جلد دوم ۹۹، ۱۰۰)

قرآن کریم میں سورہ حجر میں اللہ تعالےٰ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

واعبد ربک حتی یاتیک الیقین (حجر ۱۰۰)

یعنی اپنے رب کی اس وقت تک عبادت کئے جاؤ حتیٰ کہ تم کو یقین آجائے یقین کے معنے یہاں مفسرین نے "موت" کے کئے ہیں یعنی "موت" تک اللہ تعالےٰ کی عبادت کئے جاؤ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "یقین" کی نہایت لطیف تفسیر کی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں

"مفسر کہتے ہیں کہ یقین سے مراد موت ہے مگر موت روحانی مراد ہے اور یہ ظاہری بات ہے کہ اس کا مقصود بالذات کیا ہو جس کی تلاش کرنے کے لئے یہاں ایما اور اشارہ ہے

مگر میں کہتا ہوں کہ وہ روحانی موت ہو یا تمہاری زندگی خدا ہی کی راہ میں وقف ہو مومن کو لازم ہے کہ اس وقت تک عبادت سے نہ تھکے اور سست نہ ہو جب تک یہ جھوٹی زندگی بھسم نہ ہو جاوے اور اس کی جگہ نئی زندگی جو ابدی اور راحت بخش زندگی ہے اس کا سلسلہ شروع نہ ہو جاوے اور جب تک اسی عارضی حیات دنیا کی سوزش اور جلن دور ہو کر ایمان میں ایک لذت اور روح میں ایک سکینت اور استراحت پیدا نہ ہو یقیناً سمجھو کہ جب تک انسان اس حالت تک نہ پہنچے ایمان کامل اور ٹھیک نہیں ہوتا اسی واسطے اللہ تعالےٰ نے یہاں فرمایا کہ تو عبادت کرتا رہ جب تک کہ تجھے یقین کامل کا مرتبہ حاصل نہ ہو اور تمام حجاب اور ظلمانی پردے دور ہو کر یہ سمجھ میں آجاوے کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو پہلے تھا۔ بلکہ اب تو نیا ملک نئی زمین نیا آسمان ہے اور میں بھی کوئی نئی مخلوق ہوں یہ حیات ثانی وہی ہے جس کو صوفی بقا کے نام سے موسوم کرتے ہیں"۔ (ملفوظات جلد دوم ...)

وضو کے فوائد ——— اندھاپن سے بچنے کا ایک طریق

کچھ دنوں سے اندھاپن کے خلاف بڑی جد وجہد کی جا رہی ہے ایک خبر میں بتایا گیا تھا کہ اندھاپن سے بچنے کے لئے صابن اور پانی کا استعمال کثرت سے ہونا چاہیئے یہ ایک لطیف امر ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وضو کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے بعینہٖ یہی بات بیان فرمائی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"اطباء کہتے ہیں کہ اگر کوئی ہر روز منہ نہ دھوئے تو آنکھ آجاتی ہے اور یہ نزول الماء کا مقدمہ ہے اور بہت سی بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں پھر بتلاؤ کہ وضو کرتے ہوئے کیوں موت آتی ہے بظاہر کیسی عمدہ بات ہے منہ میں پانی ڈال کر کلی کرنا ہوتا ہے مسواک کرنے سے منہ کی بدبو دور ہوتی ہے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں اور دانتوں کی مضبوطی غذا کے عمدہ طور پر چبانے اور جلد ہضم ہو جانے کا باعث ہوتی ہے پھر ناک صاف کرنا ہوتا ہے ناک میں کوئی بدبو داخل ہو تو دماغ کو پراگندہ کر دیتی ہے اب بتلاؤ کہ اس میں برائی کیا ہے"

(ملفوظات جلد دوم ۱۵۳)

خلافتِ احمدیہ کی ایک بے نظیر برکت ۔ روحانی نظامِ نو

از مکرم اخوند فیاض احمد صاحب لاہور

آج سے تقریباً چودہ سو برس قبل اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو خلافت کا وعدہ دیا تھا اور اللہ تعالےٰ کے وعدہ کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ تاریخ اسلام میں پہلے خلیفہ مقرر ہوئے ۔ اسلامی تاریخ کے اس واقعہ کے متعلق جو عین وعدہ الٰہی کے موافق ظاہر ہوا ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں :-

(اللہ تعالےٰ) " دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے ۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں کہ جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے ۔ تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے ۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے ۔ پس جو اخیر تک صبر کرتا ہے ، خدا تعالےٰ کے معجزہ کو دیکھتا ہے ۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی ۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ رضؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا ۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا ۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعنی خوف کے بعد ہم ان کے پر جما دیں گے "

(الوصیت)

چونکہ قرآن مجید دائمی اور ابدی صداقت ہے ۔ اس لئے اسلام کے نشأۃ ثانیہ کے دور میں بھی اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ مسلمانوں اور جماعت احمدیہ کو خلافت حقہ کی بشارت عطا کی ، جو اوپر بیان شدہ قرآنی وعدہ اور اسلام کے دور اول کے واقعات کے عین مطابق ہے ۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں :-

" سو اے عزیزو ! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے ۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے ۔ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے ۔ اور وہ دوسری قدرت آ نہیں سکتی جب تک میں نہ جاؤں ۔ لیکن جب میں جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیجدے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی ۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں ۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے ۔ " (الوصیت)

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کا ظہور حضور کی وفات (جو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوئی) کے بعد حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خلیفۃ المسیح الاول منتخب ہونے پر ہو گیا ۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ خلافت کے بارہ میں حضور کی پیشگوئی (جو سنت الٰہی اور قرآنی تعلیم کی پیروی میں کی گئی) کے ظہور پذیر ہوتے رہنے کی بناء حضرت مولانا نورالدین رضؓ خلیفۃ المسیح الاول کے وجود کے ذریعہ قائم ہو گئی ۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔

یہ کتنا افسوسناک واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اپنے پیروؤں کو خلافت کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا تھا :-

" جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی "

مگر حضور کی بیعت اور غلامی کا دعویٰ کرنے والوں کا ایک گروہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کی وفات پر سرے سے نظام خلافت ہی کا منکر ہو گیا ۔ لیکن بقول اولوالعزم خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

" کون ہے جو خدا کے کاموں کو روک سکے " !

کاروانِ احمدیت جادۂ مستقیم پر گامزن بڑھتا ہی چلا گیا ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کی وفات کے بعد باوجود بظاہر ناموافق حالات کے ، خلافت ثانیہ کا قیام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کی صداقت کی نہایت واضح اور روشن دلیل ہے کہ

" دوسری قدرت ۔ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی "

اور اس سے بڑھ کر خلافت احمدیہ کی وہ بے نظیر برکت ہے جو تمام دنیا کو ایک روحانی نظام نو کی شکل ملنے والی ہے اور جس کی داغ بیل اللہ تعالےٰ نے ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے متعنا بطول حیاتہ کے ذریعہ رکھ دی ہے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اس رسالہ " الوصیت " کی ایک عبارت کی تشریح کرتے ہوئے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کو سلسلہ خلافت کی بشارت اور ساتھ ہی وصیت کی تعلیم بھی دی ہے فرماتے ہیں :-

" درحقیقت ان الفاظ میں اس نظام کی طرف اشارہ ہے جو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے ۔ کہ ہر فرد بشر کے لئے کھانا مہیا کیا جائے ۔ ہر فرد بشر کے لئے تعلیم اور علاج کا سامان مہیا کیا جائے " ۔

پھر فرماتے ہیں ۔

" جب وصیت کا نظام مکمل ہو گا تو ۔ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائیگا ۔ اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائیگا انشاء اللہ یتیم بھیک نہ مانگے گا بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائیگی بے سامان پریشان نہ پھرے گا ۔ کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہو گی ۔ جوانوں کی باپ ہو گی عورتوں کا سہاگ ہو گی ۔ اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس ذریعہ سے مدد کرے گا ۔ اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہو گا ۔ بلکہ ہر دینے والا خدا سے بہتر بدلہ پائے گا ۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب ۔ نہ قوم قوم سے لڑے گی ۔ بلکہ اسکا احسان سب دنیا پر وسیع ہو گا " ۔

(تقریر نظام نو)

یہ کتنا عظیم الشان اور عدیم المثال معجزہ ہے خلافت احمدیہ کا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رکھی ہوئی بنیاد پر روحانی " نظام نو " کے اس وسیع محل کی نشان دہی کر دی گئی ہے ۔ جس عمارت میں تمام اقوام عالم امن اور چین کا سانس لیں گی اور انسانیت جاہلیت کے جنگل سے آزاد ہو کر ایک بار پھر اسی دنیا میں جنت کو پالے گی ۔

حقیقت یہ ہے کہ " نظام نو " کا مژدہ خلافت ہی سے وابستہ تھا ۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں :-

(خدا تعالےٰ) " اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد " ۔

پھر فرماتے ہیں :-

" یہ خدا تعالےٰ کی سنت ہے ۔ کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں ۔ اسکی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اسکی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا ۔ بلکہ انکو وفات دیکر ۔ پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد اپنے کمال کو پہنچتے ہیں ۔ (الوصیت)

پس اوپر کی پیشگوئی سے صاف ظاہر ہے کہ وصیت کا جو نظام بطور " تخم ریزی " کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قائم فرمایا تھا وہ جہانی نظام نو کی جنت کی صورت میں اپنے کمال کو پہنچنے والا ہے اور جس عظیم الشان وجود یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس نظام نو کی طرف دنیا کی راہنمائی فرمائی ہے وہ وجود باوجود حضرت مسیح موعود مہدی معہود کا سچا خلیفہ اور مصلح موعود ہے ۔

زندگی کی علامت

موجودہ زمانے میں وہی قوم زندہ کہلانے کی مستحق ہو سکتی ہے جس کا پریس مضبوط ہو ۔ آپ اپنے قومی دینی اور مرکزی اخبار الفضل کی اشاعت بڑھا کر اپنے مضبوط پریس کو اور بھی مضبوط کیجئے ۔ یہ بھی اسکی زندگی کی ایک بہت بڑی علامت ہو گی ۔

(منیجر الفضل)

خلافت اللہ تعالیٰ کا ایک خاص انعام ہے

(از مکرم فضل دین صاحب طارق - کنری سندھ)

خلافت اللہ تعالیٰ کا انعام اور رحمت ہے۔

اور خلافت چونکہ نبی یا رسول کے بعد اسکے کام کی تکمیل کیلئے قائم کی جاتی ہے اس لئے خلیفہ کو بھی نبی کی طرح الٰہی تائید و نصرت حاصل ہوتی ہے کوئی جماعت اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک اس میں وحدت، اتحاد اور تنظیم نہ ہو اور یہ باتیں بغیر واجب الاطاعت لیڈر کے ناممکن ہیں صحابہ کرام اور دیگر قوم کی ترقی کا دارومدار بھی ایک مرکزی وجود پر تھا صحابہ کرامؓ نے خلفاء کی اطاعت اور ان سے والہانہ عشق و محبت کے نتیجہ میں تھوڑے ہی عرصہ میں بے نظیر ترقی کی۔ یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ خلافت حقہ کے سوا نظام وحدت اور جماعت کی شیرازہ بندی اور روحانی تربیت ناممکن ہے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :۔

"جو لوگ ہماری جماعت سے ابھی باہر ہیں در اصل وہ سب پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہیں کسی ایسے لیڈر کے ماتحت وہ لوگ نہیں ہیں جو ان کے نزدیک واجب الاطاعت ہو" (پیغام صلح ص ۲۶)

گویا شیرازہ بندی سوائے "واجب الاطاعت" لیڈر کے ناممکن ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جماعت احمدیہ کے شیرازہ کو دھکا لگا تو اللہ تعالیٰ نے خلافت اولیٰ کے ذریعہ جماعت کو سنبھالا خلافت اولیٰ کے بعد چند مغربی جمہوریت کے دلدادہ لوگوں نے خلافت سے انحراف کیا اور سمجھا کہ جماعت کی ترقی اور وقار ہماری وجہ سے ہے اور کہا کہ موجودہ زمانہ میں خلافت کامیاب نہیں ہو سکتی۔ مگر حالات شاہد ہیں کہ جماعت کا جو حصہ خلافت سے وابستہ ہو گیا خدا تعالیٰ نے انکی تائید و نصرت فرمائی ان کو ہر رنگ میں ترقی دی اور جماعت دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی گئی یہاں تک کہ دنیا کے ہر ملک میں جماعتیں قائم ہیں پھر اخلاقی اور روحانی لحاظ سے بھی وہ ترقی کرتے چلے گئے اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے انمیں لاکھوں باخدا صاحب کشف و الہام موجود ہیں جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور خدا تعالیٰ کی ہمکلامی کا شرف انھیں حاصل ہے یہ صرف خلافت کی برکات ہیں منکرین خلافت ان برکات سے محروم ہیں۔

۲۔ خدا تعالیٰ سورہ نور آیت استخلاف میں خلیفہ کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ نبی یا خلیفہ کی وفات پر مومنین پر خوف طاری ہو جاتا ہے جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ایک طرف تو جماعت میں انتشار کا خطرہ ہوتا ہے دوسری طرف مخالف جوش میں آجاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جماعت کا اب کوئی لیڈر نہیں رہا یہ منتشر ہو کر ختم ہو جائیگی خدا تعالیٰ فرماتا ہے :۔

ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔

کہ اس وقت مومنین کی جماعت کے مستقبل کے متعلق جو خوف و ہراس ہوتا ہے اس کو امن سے بدلنے تمکنت بخشنے اور غالب کرنے کے لئے میں خلافت کو قائم کرتا ہوں اس کا ہم خود تجربہ کر چکے ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کرامؓ کا عمل بھی شاہد ہے کہ انھوں نے بھی بغیر کسی قسم کے توقف کے خلیفہ کا انتخاب ضروری سمجھا اور یہی حالت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر ہوئی۔

۳۔ آیت استخلاف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ :۔

"ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم"

کہ خدا تعالیٰ خلفاء کے ذریعہ اس دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہوتا ہے تمکنت اور مضبوطی عطا کرتا ہے اور مستحکم کر دیتا ہے گویا جس طرح باپ کی موجودگی میں نحیف بچہ اپنے آپ کو محفوظ سمجھتا ہے اسی طرح جماعت کے افراد بھی خلیفہ کی موجودگی میں اپنے آپ کو محفوظ قلعہ میں بلکہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں سمجھتے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت خلیفہ کے ساتھ ہوتی ہے اور خلیفہ خود خدا کی حفاظت میں ہوتا ہے اس لئے اس سے تعلق رکھنے والی جماعت بھی خدا تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتی ہے خلیفہ وقت میں اللہ تعالیٰ وہ قوتیں ودیعت کر دیتا ہے جن کی برکت سے وہ اسلام کی قوت کو ترقی دیتا چلا جاتا ہے دین کو مضبوط و مستحکم کر دیتا ہے اور شوکت اسلام کو ظاہر کرنے کا باعث ہوتا ہے۔

یہ علامات خلافت ثانیہ میں بڑی شان سے پوری ہوتی ہوئیں ہم نے مشاہدہ کی ہیں ابتداء خلافت ثانیہ میں بیرونی مخالفت کے علاوہ اندرونی طور پر چند مغربی فلسفہ اور جمہوریت کے دلدادہ یہ کہتے ہوئے علیحدہ ہو گئے کہ شخصی خلافت کے ہم قائل نہیں ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصل جانشین انجمن ہے حالانکہ ہر عقل رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ دفتری کام کرنیوالی انجمن جماعت کی روحانی یا اخلاقی رہنمائی اور نگرانی نیز جماعت کا تمام نظم و نسق اور مذہبی امور کے متعلق فتاویٰ کا کام سرانجام نہیں دے سکتی انجمن تزکیہ نفوس نہیں کر سکتی جیسا کہ واقعات نے بھی ثابت کر دیا ہے

خلافت ثانیہ پر اس وقت تک ۴۸ سال گزر چکے ہیں اس کے ذریعہ جماعت میں جو استحکام ظہور میں آیا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں دنیا کے ہر ملک اور ہر کونہ میں جماعتیں موجود ہیں مختصر یہ کہ اگر کہا جائے کہ جماعت احمدیہ پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا تو بغیر کسی مبالغہ کے صحیح ہوگا۔

۱۹۵۳ء میں پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف جو طوفان اٹھا تھا اس وقت اولوالعزم خلیفہ نے جماعت کو مخاطب کر کے اعلان فرمایا :۔

"کیا آپ نے گزشتہ چالیس سال میں کبھی دیکھا ہے کہ خدا نے مجھے چھوڑ دیا ہو ساری دنیا مجھے چھوڑ دے مگر انشاء اللہ مجھے کبھی نہیں چھوڑیگا سمجھ لو کہ وہ میری مدد کے لئے دوڑا آرہا ہے وہ میرے پاس ہے وہ مجھ میں ہے خطرات ہیں اور بہت ہیں مگر اس کی مدد سے سب دور ہو جائیں گے"۔ (فاروق ۴ مارچ ۱۹۵۳ء)

اس اعلان کا ایک ایک لفظ حق و صداقت کا نشان ہے یہ بالکل صحیح ہے کہ یقیناً امام یا خلیفہ ایک ڈھال کی مانند ہوتا ہے جس کے ذریعہ بچاؤ اختیار کیا جاتا ہے۔

۴۔ خلیفہ برحق کا کام ہوتا ہے کہ جماعت کے قیام کی اصل غرض یحی الدین ویقیم الشریعۃ پر عمل کرتے ہوئے ادیان باطلہ پر اسلام کو غالب کرے اس اہم فریضہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے حسن خوبی اور حسن تدبر سے سرانجام دیا ہے اس کی مثال پیش کرنے سے دنیا عاجز ہے دنیا کے کونے کونے میں آپ کے ہاتھوں اسلامی مشنوں کا قیام ہو رہا ہے ایک طرف دہریت کی زہریلی ہوائی روک تھام کی جا رہی ہے اسلام کی حقانیت ثابت کی جاتی ہے زندہ خدا کے زندہ معجزات و نشانات کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت دیا جا رہا ہے اور دوسری طرف تثلیث پرستی کے زہریلے جراثیم ختم کر کے توحید کی طرف لایا جا رہا ہے لکھوکھا انسان اب تک آپ کے ذریعہ بت پرستی اور تثلیث پرستی کو چھوڑ کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو چکے ہیں جماعت احمدیہ میں ہزاروں ایسے لوگ موجود ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے اور جن کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ سے ہمکلامی اور دعاؤں کی قبولیت کا دروازہ میرے بعد میرے سچے متبعین پر کھلا رہیگا اور تمام مخالفوں کے لئے یہ دروازہ بند ہے (اربعین نمبر ۴ ص ۵) پس مبائعین پر ان برکات کے دروازے محض خلافت حقہ کی اتباع کی وجہ سے کھلے ہیں۔ پھر خلافت کی ہی برکت ہے کہ اس وقت تک چودہ زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کئے جا چکے ہیں اسی طرح ان کی زبانوں میں کتب و رسائل شائع کر کے اسلام کی خوبیاں اور فضیلت دوسرے مذاہب پر ظاہر کر کے اسلام کا بول بالا کیا جاتا ہے حضرت مسیح موعودؑ کا واضح الہام ہے کہ :۔

"خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس اور اموال میں برکت دونگا اور ان میں کثرت بخشوں گا"۔ (اشتہار ۲۰ اپریل ۱۸۸۶ء)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خالص اور دلی محبوں کے گروہ کو بڑھانے کا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اور اس وعدہ کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں مبائعین خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر رنگ میں بڑھ رہے ہیں خدا تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ کے ساتھ عمر خضر عطا فرمائے۔ آمین۔ اور آپ کی زندگی میں ہی قرآن مجید کی عظمت دنیا میں قائم ہو جائے اور اسلام کا بول بالا ہو۔

درخواست دعا

محترمہ بیگم صاحبہ ملک بشیر احمد صاحب فسیق باغ جی ٹی، روڈ لاہور کی بڑی صاحبزادی صاحبہ نسیم حجاب گورنمنٹ کے سکالرشپ پر پی، ایچ، ڈی کے لئے ترکی اور دوسری صاحبزادی صاحبہ خالدہ نسرین صاحبہ دو سال کے گورنمنٹ سکالرشپ پر ڈھاکہ ایم۔ اے کے لئے گئیں ہیں ان کے عنقریب فائنل کے امتحان ہونیوالے ہیں درویشان قادیان اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اعلےٰ کامیابی عطا فرمائے اور خیریت سے واپس لاوے آمین

محترمہ بیگم صاحبہ نے اس خوشی میں ایک مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کروایا ہے (مینیجر الفضل)

لیڈر

بقیہ صفحہ دو سے آگے

جب انسان اس درجہ پر پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی روح کا نفخ اس میں ہوتا ہے ملائکہ کا اس پر نزول ہوتا ہے یہی وہ راز ہے جس پر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت فرمایا کہ اگر کوئی چاہے کہ مردہ میت کو زمین پر چلتا ہوا دیکھے تو وہ ابوبکرؓ کو دیکھے۔ اور ابوبکرؓ کا درجہ اس کے ظاہری اعمال سے ہی نہیں بلکہ اس بات سے ہے جو اس کے دل میں ہے"۔

(ملفوظات جلد دوم ۹۸/۹۶)

اسی تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"اور ابنائے جنس اور مخلوق خدا کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا جبتک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت میں لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔

پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کی زندگی میں للہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۶)

ان ملفوظات سے واضح ہو جائے گا کہ ایک الٰہی جماعت کے ارکان میں کیا اوصاف ہونے چاہئیں اس کو چاہیئے کہ اپنی تمام زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دے اور ہمدردی بنی نوع انسان میں کمال حاصل کرے اسی وقت انسان دوسروں کو تبلیغ کر سکتا ہے اور معروف کا حکم اور منکر سے روک سکتا ہے اس طرح جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ پہلے اپنی اسی طرح تربیت کرے تاکہ وہ دین کی اشاعت کے لئے صحیح کام کر سکے اسی طرح جس طرح فوجیوں کی تربیت کی جاتی ہے جس طرح فوجیوں کو دشوار اور کٹھن مراحل پر قابو پانے کی مشقیں کرائی جاتی ہیں اسی طرح الٰہی جماعت کے ارکان کو اپنے نفس کی تربیت کرنی چاہیئے ورنہ اس کا کام بے اثر رہے گا اور وہ تبلیغ کا کام باحسن طریق سرانجام نہیں دے سکے گا۔

درخواست دعا

میں پچھلے دو ہفتوں سے بیمار رہا ہوں اب بخار تو اتر چکا ہے لیکن کمزوری باقی ہے۔ دوستوں سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار (کیپٹن) ملک عبدالعد خان۔

محلہ باب الابواب (ربوہ)

غیر مذاہب میں خلیفۂ وقت اور امام زمانہ کا مقام

از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی

یہ حقیقت بالکل واضح ہے کہ اسلام میں امام اور خلیفۂ وقت کی بیعت اور اطاعت تکمیل ایمان کا ایک ضروری حصہ قرار دی گئی ہے اور ہر قسم کی دینی و دنیاوی ترقیات نظام خلافت سے وابستہ کی گئی ہیں۔ اسی لئے خلافت کو اللہ تعالیٰ کا ایک خاص انعام ظاہر کیا گیا ہے جو لوگ خود کو خلیفۂ وقت کی بیعت اور اطاعت سے مستثنیٰ تصور کرتے ہیں اسلام کی رو سے وہ تمام دینی و دنیاوی ترقیوں کے راستے اپنے لئے مسدود کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں۔ قرآن شریف میں منکرین خلافت سے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ واضح ارشاد ہے:۔

فمن کفر بعد ذالک فاولئک هم الفسقون ٥ (سورۃ نور ع ۷)

یعنی جو لوگ خلیفۂ وقت کا انکار کریں گے اور خود کو اس کی بیعت سے وابستہ نہیں کرینگے وہ مومنوں کی صف سے نکل جائیں گے۔ ان کا شمار فاسقوں میں ہوگا۔

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی مقدس احادیث میں یہ فرمایا ہے کہ امام وقت مومنوں کے لئے ایک ڈھال کی مانند ہے۔ اور انہیں اس کے پیچھے ہو کر اس کی اطاعت میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا چاہیئے۔ اسی میں ان کی کامیابی ہے۔ جو لوگ اپنے وقت کے امام کو شناخت نہیں کرتے اور اس سے وابستہ نہیں ہوتے۔ ان کی موت جہالت کی موت ہوتی ہے۔

الغرض اسلام نے اس سلسلہ میں یہی تعلیم دی ہے کہ ہر ایک مومن مرد اور عورت کے لئے امام وقت کی شناخت اور بیعت اور اطاعت ضروری ہے۔ جو لوگ خلیفۂ وقت کی فرمانبرداری سے منحرف ہوں گے وہ خود کو مومنوں کی جماعت سے الگ کرنے والے قرار پائیں گے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اپنی ایک حدیث میں یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص امام کی اطاعت کرتا ہے وہی میرا اطاعت گزار اور فرمانبردار ہے۔

جماعت احمدیہ اسی مقدس تعلیم کی بنا پر قومی ترقی کے لئے نظام خلافت کو ضروری تسلیم کرتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے وقت سے لے کر اب تک خلفاء کے سلسلہ وارث چلی آرہی ہے اور ہمیشہ وابستہ رہیگی جماعت احمدیہ کا ایک گروہ نے بیشک خلافت اولیٰ تسلیم کرنے کے بعد خلافت ثانیہ کے شروع میں خلافت سے انکار کر دیا تھا لیکن لمبے تجربہ کے بعد ان پر بھی یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ قومی ترقی کے لئے واجب الاطاعت امیر کا وجود ضروری ہے۔ اس کے بغیر کوئی قوم آگے نہیں بڑھ سکتی۔ چنانچہ خلافت کی اطاعت کو پیر پرستی قرار دینے والے مولوی محمد علی صاحب مرحوم بھی آخر کار یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ:۔

"میں کہتا ہوں کہ نظام کی بنیاد ایک ہی بات پر ہے کہ اسمعوا و اطیعوا سنو اور اطاعت کرو۔ جب تک یہ روح پیدا نہ ہو جائے جب تک تمام افراد جماعت ایک آواز پر حرکت میں نہ آجائیں۔ جب تک تمام اطاعت کی ایک سطح پر نہ آجائیں ترقی محال ہے۔"

(پیغام صلح لاہور ۲۷ فروری ۱۹۳۷ء)

یعنی:۔

"جب تک عنان ایسے امیر کے ہاتھ میں نہ ہو جس کے ہاتھ پر عملی طور پر تن۔ من۔ دھن کی قربانی کی بیعت نہ کی ہو مستقل اور پائندہ ترقی محال ہے۔"

(پیغام صلح ۲۷ فروری ۱۹۳۷ء)

غیر مذاہب میں امام زمانہ کا مقام

اس سلسلہ میں آج ہم ہندو کتب اور سکھ گرنتھوں کی رو سے اس مسئلہ پر کچھ روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔ ہر مذہب نے اپنے پیشواؤں اور ہادیوں کے لئے الگ الگ اصطلاحیں قائم کی ہیں۔ اور جہاں تک مفہوم کا تعلق ہے۔ وہ قریباً قریباً ایک ہی ہے "امام" اور "خلیفہ" خالص اسلامی اصطلاحیں ہیں۔ اسلام کی رو سے ہر نبی اپنے زمانہ کا امام اور خلیفۃ اللہ ہوتا ہے اور اس کے بعد اسکے جانشین بھی خلیفہ اور امام کہلاتے ہیں۔ ہندو اور سکھ کتب میں اس کے مترادف "گرو" اور "ست گورو" کی اصطلاحیں مقرر ہیں جس کا معنے "گو" ہے اور اسکے معنے "نکلنا" اور "سمجھانا" ہیں۔ اور گورو کے معنے ہیں۔ جہالت کے اندھیرے کو نکال کر گیان کا پرکاش کرنے والا۔ یعنی ہندو اور سکھ کتب کی رو سے گورو کا کام اور وصف ظلمت کو دور کر کے روشنی پھیلانا ہے اور جہالت کو ختم کر کے صحیح علم اور معرفت کا قیام عمل میں لانا ہے۔ چنانچہ ایک ہندو ودوان نے "گورو" کی تعریف یوں بیان کی ہے۔

"گورو کے لفظی معنے اندھیرے میں پرکاش کرنے والا یعنی شیشہ کو روشنی دینے والا ہیں۔ . . . ست گورو وصف برہم ودیا یعنی علم روحانی سکھلانے والے ہی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔"
(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۰۳)

اس سلسلہ میں ایک سکھ ودوان کا یہ بیان ہے کہ:

"گو" نام اندھیرے کا ہے اور "رو" روشنی کو کہتے ہیں پس جو اپنے چیلہ کے دل سے جہالت کا اندھیرا دور کر کے معرفت کی روشنی بھر دے اور الحق سے ملا دے وہ گورو ہے۔"
(ترجمہ از گتھا اپدیش ساگر گورمکھی صفحہ ۵)

پس گورو کا جو وصف اور کام ہندو اور سکھ مذہب میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ وصف اور کام اسلام نے امام وقت اور خلیفہ کا بیان کیا ہے اور مشہور سکھ ودوان سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے امام کے معنے گورو ہی کے بیان کئے ہیں۔ جیسا کہ ان کا بیان ہے۔

"امام۔ گورو۔ مذہبی پیشوا"
(ترجمہ از مہان کوش صفحہ ۲۷۶)

منوسمرتی میں گورو کا مقام

منوسمرتی ہندو مذہب کی ایک مقدس کتاب ہے اگر اسے ہندو مذہب کی شریعت کا نام دیا جائے تو یہ کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ ہندو مذہب کے دونوں بڑے حصے سناتن دھرم اور آریہ سماج اسے اپنے مذہب کی ایک مقدس۔ مستند اور واجب العمل کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند جی نے تو اپنے لٹریچر میں جگہ جگہ ہندو مسائل کی سند منوسمرتی سے ہی پیش کی ہے اور ستیارتھ پرکاش میں بھی قدم قدم پر منوسمرتی کا ہی سہارا لیا ہے۔ ہندو مذہب کی اس مقدس کتاب میں "گورو کا جو مقام اور مرتبہ بیان کیا گیا ہے۔ وہ درج ذیل ہے:

۱۔ "جو لوگ بنا گورو کے وید کو سن سنا کر سیکھتے ہیں۔ وہ وید کے چور ہیں۔ کیونکہ وید کا ارتھ ٹھیک ٹھیک گورو کے بغیر نہیں آ سکتا اور وید کے غلط ارتھ لگانے والا نرک میں جاتا ہے۔"
(منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۱۱۶ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۰۳)

۲۔ گورو کے سامنے ایسا طریقہ اختیار کرے کہ جیسا گورو بھوجن کرے اس سے ادنیٰ درجہ کا بھوجن آپ کرے اور جیسا کپڑا گورو پہنے اس سے کم درجہ کا کپڑا آپ پہنے۔ جیسی صورت سے گورو رہیں اس سے کمتر صورت میں آپ رہے"
(منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۱۹۴ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۰۵)

۳۔ "جہاں گورو کا سچا جھوٹا عیب کہا جاتا ہو یا بدگوئی کی جاتی ہو وہاں اپنے کان بند کرے یا وہاں سے اٹھ جائے۔"
(منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۲۰۰ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۰۵)

۴۔ گورو کا سچا یا جھوٹا عیب کہنے سے گدھا۔ اور نندا کرنے سے کتا ہوتا ہے۔ اور گورو کی بڑائی نہ سہہ سکنے سے بڑا کیڑا ہوتا ہے۔"
(منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۲۰۱ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۰۵)

۵۔ "جو برہم چاری شریر تیاگ کرنے تک گورو کی سیوا کرتا ہے۔ وہ بلا محنت ابناشی برہم لوک کو پاتا ہے"
(منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۲۴۴ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۰۵)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے یہ واضح ہے کہ ہندو مذہب کی مقدس کتاب منوسمرتی میں گورو کا مقام اور مرتبہ بہت بلند اور بالا بیان کیا گیا ہے۔ اور گورو کی ذات پر ایسے اعتراضات کرنے سے بھی روکا گیا ہے۔ جنہیں انسان اپنے زعم میں سچے اور صحیح خیال کرتا ہے۔ نیز یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جہاں گورو کی عیب چینی یا بدگوئی کی جا رہی ہو۔ وہاں بیٹھنا مناسب نہیں ہے۔ ایسی مجالس سے انسان کو ہمیشہ دور رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور جب تک انسان اس دنیا میں زندہ ہے۔ اسے گورو کی خدمت سے منہ نہیں موڑنا چاہیئے۔ یہی دائمی جنت حاصل کرنے کا صحیح طریق ہے کسی قوم کو متحد کرنے کے لئے یہی ضروری تعلیم ہو سکتی ہے کیونکہ اگر اعتراضات اور عیب چینی کا دروازہ کھول دیا جائے تو پھر قوم کا شیرازہ بکھر جاتا ہے اور ہلکی سی ہوا بھی انہیں پراگندہ اوراق کی طرح ادھر ادھر اڑائے پھرتی ہے۔

ہندو مذہب کی ایک اور مقدس کتاب میں اس سلسلہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

"جس کی پرماتما میں بھگتی ہو اور جیسی پرم بھگتی پرماتما میں ہو ایسی ہی گورو میں ہو۔ ایسے مہاتما کو اس اپنشد کے اپدیش سمجھ میں آویں گے"
(شویتا شوتر اپنشد ادھیائے ۶ شلوک ۲۳ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۰۰)

گویا جس طرح اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری انسان پر فرض ہے اسی طرح اسے امام وقت اور اپنے گورو کا اطاعت گزار اور فرمانبردار ہونا چاہیئے۔ (باقی)

اسی طرح مونڈک اپنشد میں یہ مرقوم ہے کہ ایسے شخص کو گورو حاصل کرنا چاہیئے جو برہم (اللہ تعالیٰ) کا واصل ہو۔ یعنی جس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو۔ (ملاحظہ ہو مونڈک اپنشد پہلا مونڈک دوسرا کھنڈ شلوک ۷، و ۱۲)

اسلام نے خلیفۂ وقت کو اللہ تعالیٰ کا واصل تسلیم کیا ہے۔ اسی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی تائید حاصل ہوتی ہے جو اسے ہر میدان میں فتح اور کامران بناتی ہے۔

سکھ مذہب میں گورو کا مقام

سکھ مذہب میں گورو کو اللہ تعالیٰ کا مظہر بیان کیا گیا ہے اور اس کا کام اور اللہ تعالیٰ کا منشاء ایک ہی ظاہر کیا گیا ہے۔ نیز یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ گورو کے ذریعہ دنیا کو جو نور اور روشنی حاصل ہوتی ہے۔ وہ ہزاروں چاند اور سورج مل کر بھی نہیں دے سکتے۔ چنانچہ مرقوم ہے:۔

جے سو چندا اگوہے سورج چڑھے ہزار
ایتے چانن ہوندیاں گور بن گھور اندھار

یعنی

سو چڑھے سورج ہیں بن رو رُوئے دیر اوشن
یہ جہاں بے وصل و بر ہے شب تاریک تار

گورو گرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر مرقوم ہے:۔

گور بن گھور اندھار گورو بن سمجھ نہ آوے
گور بن سرت نہ سدھ گورو بن مکت نہ پاوے
(سویئے محلہ ۴)

یعنی ۔ گورو کے بغیر انسان ظلمت اور جہالت کا شکار ہو جاتا ہے اور گورو اختیار کرنے سے انسان خدا تعالیٰ کا واصل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

بلہاری گور اپنے دیوہاڑی سد وار
جن مانس تے دیوتے کیئے کرت نہ لاگی وار

یعنی ۔ میں اپنے گورو سے دن میں سو سو بار قربان ہوں۔ جو انسان کو فرشتہ بنا دینے پر قادر ہے گورو گرنتھ صاحب میں یہ بات بھی واضح الفاظ میں بیان کی گئی ہے کہ انسان کا گورو کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا واصل ہونا خود اللہ تعالیٰ نے ہی مقرر کیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے:۔

گور بن کو نا اُن نہ پائے
پربھ ایسی بنت بنائی ہے

یعنی ۔ گورو کے بغیر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا واصل نہیں ہو سکتا یہ طریق خود اللہ تعالیٰ نے ہی مقرر کیا ہے

اسی طرح یہ بھی مرقوم ہے کہ:۔

بہشت پیر لفظ کمائے انداذہ
. . . .
پیر پچھانے بہشتی سوئی عزرائیل نہ دوزخ ٹھا
(مارو محلہ ۵)

یعنی امام وقت اور مرشد کامل کی اطاعت کرو۔ جو لوگ اپنے زمانہ کے امام کو شناخت کر لیتے ہیں۔ وہی جنت کے وارث ہوتے ہیں۔ عزرائیل ایسے لوگوں کو دوزخ کی طرف نہیں دھکیل سکتا۔

گورو گرنتھ صاحب میں گورو کی عیب چینی سے بھی روکا گیا ہے۔ اور یہی تعلیم دی گئی ہے کہ انسان کو ہر حالت میں امام وقت کا اطاعت گزار اور فرمانبردار ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

گورو کہیا سا کار کما وہو
گور کی کرنی کا ہے دھاوہو

یعنی ۔ گورو جو حکم دیتا ہے۔ اس پر عمل کرتے رہو اور گورو کا کوئی فعل تمہاری سمجھ میں نہیں آتا تو اعتراض کرنے میں جلد بازی نہ کرو۔ تمہارا کام گورو کے اعمال پر نکتہ چینی کرنا نہیں بلکہ اطاعت اور فرمانبرداری ہے

خالصہ دھرم شاستر میں اس سلسلہ میں یہ مرقوم ہے کہ:۔

"جو سکھ گورو کا حکم نہ مانے
اسپر تعزیر قائم کی جائے"
(ترجمہ از خالصہ دھرم شاستر صفحہ ۱۹۲)

سکھوں کے رہت ناموں وغیرہ میں بھی گورو کی ذات پر نکتہ چینی ممنوع قرار دی گئی ہے۔ بلکہ یہاں تک تعلیم دی گئی ہے کہ:۔

"گورو کی نند سنے نہ کان"
(رہت نامیاں وارسا رصفحہ ۱۲)

یعنی ۔ اپنے کانوں سے گورو کی نند اور بدگوئی نہ سنی جائے ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

سر وتی گور نندا کرے جو کس بھید کرپان
نہ شکتی تو جا پرے جانے گور سجان
(سو دھرم مارگ گرنتھ صفحہ ۱۸۳)

یعنی: گورو کی نندا اپنے کانوں سے ہرگز نہ سنو ایسے شخص کا منہ توڑ دو۔ اگر اس کی طاقت نہیں تو وہاں سے بھاگ جاؤ۔ تمہارا وہاں ٹھہرنا مناسب نہیں۔ مشہور سکھ شاعر بھائی سنتوکھ سنگھ جی بیان کرتے ہیں:۔

ہر گور کی نندا نہ سنے
بھاگیں تہر تے کے تس ہنے
(گور پرتاپ سورج گرنتھ راس یکم انس ۶)

مشہور سکھ بزرگ بھائی گورداس جی نے اپنے وار میں یہ تعلیم دی ہے کہ:۔

ست گورو تے جو منہ پھیرے تس مکھ لگن ہری بلائے
جو تس مارے دھرم ہے مارو نہ جگتے آپ ہٹائے
(وار ۳۴ پوڑی ۲۵)

یعنی جو شخص سچے گورو سے منحرف ہو جائے اور گورو پر نکتہ چینی شروع کر دے۔ اس سے تعلقات قائم رکھنا پسندیدہ بات نہیں بلکہ ایسے شخص سے اپنے تعلقات ضرور ضرور منقطع کر لینے چاہئیں۔ جہاں تک گورو اور امام زمانہ کے مخالف یا دشمن سے تعلقات منقطع کرنے کا تعلق ہے۔ اس سے اسلام بھی متفق ہے لیکن ایسے شخص کو جان سے مار دینا اسلام میں روا نہیں۔ ہاں جو شخص مخالفت میں کشت و خون کا طریق اختیار کرتا ہے وہ مروجہ حکومت کا مجرم ہے اور وہ اسے اس کے جرم کے مطابق سزا دے سکتی ہے۔

خالصہ دھرم شاستر میں تو گورو کے مخالف سے تعلقات قائم کرنے والے کو بھی قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

"جو سکھ گورو کے دشمن سے بار بار
بات چیت کرے وہ قابل سزا
ہے" (ترجمہ از خالصہ دھرم شاستر صفحہ ۱۹۲)

الغرض سکھ مذہب کی تعلیم کی رو سے بھی گورو کی اطاعت اور فرمانبرداری لازمی ہے۔ جو شخص گورو کی ذات پر نکتہ چینی کرتا ہے وہ اپنے لئے نجات کے دروازے بند کرتا ہے ایک سکھ ودوان نے لکھا ہے کہ:۔

"گورو صاحب کے کسی فعل پر
کسی بھی سکھ کو کوئی اعتراض کرنے
کا حق نہیں۔ . . . . ست گورو
(سچے پتا) کے افعال پر ہم
سکھوں (بیٹوں) کو نکتہ چینی
کرنے کا کوئی حق نہیں"
(ترجمہ از سدھرم مارگ گرنتھ دیباچہ صفحہ م)

الغرض جس طرح مادی دنیا میں یہ بات ناپسندیدہ ہے کہ کوئی بیٹا اپنے باپ کے اعمال کو اپنے اعتراضات کا نشانہ بنائے اور اسکے افعال پر نکتہ چینی کرے۔ اسی طرح روحانی عالم میں امام اور خلیفۂ وقت پر کسی قسم کی نکتہ چینی کرنا پسندیدہ بات نہیں۔ اس طرح قوم کا اخلاق بگڑ جاتا ہے۔ اور وہ ہلاکت کے گڑھے میں جا گرتی ہے۔

ان تمام حوالہ جات کا خلاصہ یہی ہے کہ سکھ مذہب میں بھی گورو کی اطاعت اور فرمانبرداری ضروری قرار دی گئی ہے اور جو لوگ سچے گورو سے منحرف ہو جائیں اور گورو کے افعال کو اپنے اعتراضات کا نشانہ بنانا شروع کر دیں۔ ان سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھا جائے۔ سچے گورو کی اطاعت اور فرمانبرداری انسان کو اندھیروں سے نکال کر اللہ تعالیٰ کا واصل بنا دیتی ہے۔

جماعت احمدیہ کو مبارک ہو کہ جہاں دوسرے مذاہب کے پاس واجب الاطاعت امام اور اپنے زمانہ کے گورو کی اطاعت اور فرمانبرداری کی صرف تعلیم ہی تسلیم ہے۔ اور ان کا کوئی ایسا گورو یا امام نہیں جس کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت کی ہو۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم احمدیوں کے پاس واجب الاطاعت امام بھی ہے۔ اور جماعت اپنے اس مقدس امام کی پیروی میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے اور اپنے عمل سے دنیا میں یہ واضح کر رہی ہے کہ امام کی اطاعت کے بغیر کوئی قوم آگے نہیں بڑھ سکتی۔ اور نہ مضبوط ہو سکتی ہے۔

امتحان لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے تحت امتحان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف تذکرۃ الشہادتین (عربی حصہ کے علاوہ) مقرر کی گئی ہے جس کے لئے امتحان ۲۴ رجون بروز اتوار ہوگا۔ تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی لجنہ میں تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ ممبرات کو امتحان میں شامل کریں۔ . . . .

. . . . اور شامل ہونے والی ممبرات کی فہرست مرکزی دفتر میں دس جون تک بھجوا دیں تاکہ سوالات کے پرچہ جات بھجوائے جا سکیں

نوٹ:۔ تذکرۃ الشہادتین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے مل سکتی ہے

(نائب سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار بعارضہ خرابی معدہ عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو کامل شفا بخشے۔ آمین

(نذیر احمد ٹیچر ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول ربوہ)

۲۔ خاکسار کے بڑے بھائی چوہدری غلام احمد صاحب پان فروش غلہ منڈی ربوہ کافی عرصہ سے بوجہ بخار اور یرقان بیمار ہیں۔ بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان کامل شفا کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار اقبال احمد جالندھری دفتر خدمت درویشاں ربوہ)

۳۔ برادرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ کافی عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کے بچے و اہلیہ بھی بیمار رہتے ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے (عنایت اللہ انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۴۷۰۔ میں سمیع اللہ بی اے ولد چوہدری عزیز اللہ صاحب قوم راجپوت منہاس پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵/۴۷۴ جہانگیر روڈ کراچی نمبر ۵ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں جسکے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۱۶۷/- روپے ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۲۲ مارچ ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد سمیع اللہ
گواہ شد۔ غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی
گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۴۷۱۔ میں ناصرہ نسرین بنت مولوی عبد المجید صاحب قوم قریشی پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲ ام پاکستان کوارٹرس لارنس روڈ کراچی نمبر ۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے اور نہ ہی میرا کوئی زیور ہے۔ میں تعلیم حاصل کرتی ہوں اور مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی تا زیست ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۲۰ مارچ ۱۹۶۲ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ ناصرہ نسرین
گواہ شد عبد المجید والد موصیہ۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

نمبر ۱۶۴۷۲۔ میں رقیہ بیگم زوجہ شیخ نصیر احمد صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چار کول ڈپو خوشحال داس اسٹریٹ میکلوڈ روڈ کراچی ۱ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ جنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔
۱۔ میرا حق مہر مبلغ دو ہزار روپے میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ ۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔ ۱۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۱¼ تولہ۔ ۲۔ ہار طلائی ایک عدد وزن ۱½ تولہ ۳۔ گلوبند طلائی ایک عدد وزن ۴ تولہ۔ ۴۔ کڑے طلائی ایک جوڑی وزن ۱½ تولہ۔ ۵۔ انگوٹھیاں طلائی چار عدد وزن ۱¼ تولہ۔ جملہ وزن ۹¾ تولہ قیمت ۱۲۴۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۲۲/۱/۶۲ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
الامۃ رقیہ بیگم۔ گواہ شد شیخ نصیر احمد خاوند موصیہ
گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۴۷۳۔ میں بشارت احمد ولد غلام علی مرحوم قوم راجپوت راٹھور پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بلاک ۲/۲۸ کیمپ ۱ پی۔ اے۔ ایف ماری پور کراچی نمبر ۱۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ جنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ ۱۹۰/- روپے ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہونگا اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۰ جنوری ۱۹۶۲ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد بشارت احمد۔
گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی
گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

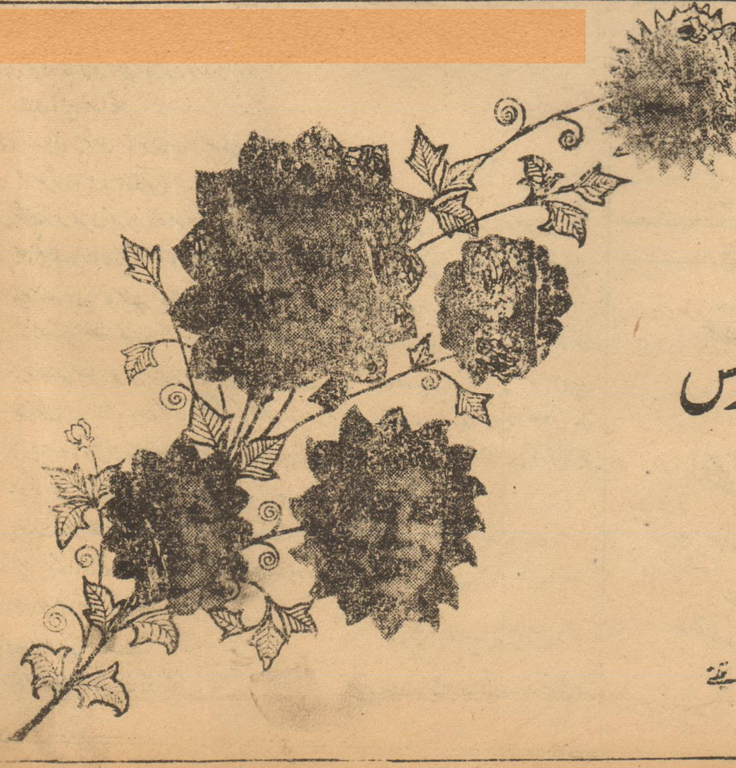

معاشی خوشحالی ہی کسی خاندان کے عروج کا باعث ہوتی ہے۔
اپنے گھر کی مسرت کو برقرار رکھنے کے لئے
اپنے خاندان کی آمدنی کا تحفظ

پوسٹل لائف انشورنس

سے کیجئے

- پریمیم کم منافع زیادہ۔
- پریمیم کی آسان ماہانہ قسطیں۔
- کلیمات کا فوری تصفیہ۔

ڈائریکٹر پوسٹل لائف انشورنس کراچی

کسی پوسٹ آفس سے رجوع کیجئے۔

حفاظتی کونسل ۳۱ مئی کو مسئلہ کشمیر پر بحث شروع کرے گی

جون کے آخر تک کونسل کا اجلاس ملتوی کرانے کی بھارتی کوششیں ناکام ہو گئیں

اقوام متحدہ (نیو یارک) ۲۶ مئی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حفاظتی کونسل اب ۲۸ مئی کی بجائے ۳۱ مئی کو مسئلہ کشمیر پر بحث شروع کرے گی مقررہ تاریخ میں تین کی توسیع کا مطالبہ حفاظتی کونسل کے پانچ غیر مستقل ممبران کی طرف سے کیا گیا تھا۔ ان میں گھانا، متحدہ عرب جمہوریہ، آئر لینڈ، وینزویلا اور چلی شامل ہیں۔ انہیں مسئلہ زیر بحث کے متعلق اپنا رویہ متعین کرنے کے لئے کچھ مزید وقت درکار تھا۔ پاکستان کی طرف سے حفاظتی کونسل کے سیکرٹیریٹ کو مطلع کر دیا گیا ہے کہ پاکستان کو مقررہ تاریخ میں تین یوم کی توسیع پر اعتراض نہیں ہے۔

بھارت پوری شدت کے ساتھ یہ پراپیگنڈہ کر رہا تھا کہ بحث کو جون کے آخر تک ملتوی کر دیا جائے۔ ممبران کونسل کی بھاری اکثریت نے اس کے اس مطالبہ کو مسترد کر دیا ہے۔

بحث کے لئے ۳۱ مئی کی تاریخ مقرر ہونے کو پاکستان کی مدبرانہ کامیابی سے تعبیر کیا جا رہا ہے کیونکہ یہ امر یقینی ہے کہ بحث کو بار بار ملتوی کرانے کی بھارتی کوششوں کا مقصد اس کے سوا اور کچھ نہ تھا کہ اس طرح یہ تاثر پیدا کر کے کہ معاملہ اتنی فوری نوعیت کا نہیں ہے جتنا کہ پاکستان اسے ظاہر کر رہا ہے پاکستان کے کیس کی اہمیت کو کم کر دیا جائے۔

سفارتی ذرائع نے کل یہاں بتایا کہ حفاظتی کونسل کے پانچ غیر مستقل رکن مسئلہ کشمیر کے بارے میں ایک قابل قبول قرارداد تیار کر رہے ہیں اس قرارداد کا مقصد پاکستان اور بھارت میں مذاکرات شروع کرانا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آئر لینڈ کی قیادت میں یہ قرارداد تیار کی جا رہی ہے باقی چار ملکوں میں چلی، گھانا، متحدہ عرب جمہوریہ اور وینزویلا شامل ہیں۔

باخبر ذرائع کے مطابق بڑی طاقتوں نے یہ مناسب خیال کیا کہ چھوٹے ملک جن میں سے کوئی بھی حفاظتی کونسل کا مستقل رکن نہیں ہے پاکستان اور بھارت میں کشیدگی کم کرانے کے لئے کوئی فارمولا تیار کریں۔ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ حفاظتی کونسل کے بہت سے ارکان یہ چاہتے ہیں کہ سات جون کو جنرل اسمبلی کا سولہواں اجلاس شروع ہونے سے پیشتر حفاظتی کونسل تنازعہ کشمیر کے بارے میں کوئی فیصلہ کر دے۔

آگرہ میں فرقہ وارانہ فساد میں بارہ افراد مجروح

نئی دہلی ۲۶ مئی۔ گزشتہ رات آگرہ میں فرقہ وارانہ تصادم میں کم از کم ایک درجن افراد مجروح ہو گئے۔ اینٹوں اور سوڈا واٹر کی بوتلوں کا آزادانہ استعمال ہوا۔ اور ایک کار کو بری طرح نقصان پہنچا۔ مسجد نلا کے علاقہ میں بر تنوں کی دکانیں لوٹ لی گئیں اور جائداد کو نقصان پہنچایا گیا۔ پولیس کے مطابق چند اشخاص نے ایک ہوٹل میں لوٹنا شروع کر دیا اور اس واقعہ نے فرقہ وارانہ رنگ اختیار کر لیا۔ پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر بلوائیوں کو منتشر کر دیا۔ پولیس نے متعدد افراد کو جن میں ہوٹل کا مالک بھی شامل ہے گرفتار کر لیا۔ لیکن چند فسادی ایک کار میں بیٹھ کر فرار ہو گئے +

چینی وزیر کا عزم پیکنگ

کراچی ۲۶ مئی چین کے نائب وزیر مواصلات مسٹر جانگ کراچی میں دو روزہ قیام کے بعد آج صبح پیکنگ روانہ ہو گئے۔ ہوائی اڈے پر پاکستان میں چینی سفیر اور چینی سفارت خانے کے عہدیداروں نے انہیں الوداع کہی۔ مسٹر جانگ یہاں غیر سرکاری دورے پر آئے ہوئے تھے وہ بغداد سے پیکنگ جاتے ہوئے کراچی میں ٹھہرے تھے +

پاکستان ویسٹرن ریلوے —— راولپنڈی ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے بمعہ لیبر اور میٹریل ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس ۱۹۵۴ء کی اساس پر سر بمہر ٹینڈر مطلوب ہیں جو ۵ جون ۱۹۶۲ء دن کے بارہ بجے تک وصول کئے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	زر بیعانہ	تکمیل کی مدت	اندازاً لاگت
۱	زون ورک بہ دوران سال ۶۳-۱۹۶۲ء			
I	جہلم ڈویژن			
	(ا) لالہ موسیٰ (بشمول) تا ترکی (بشمول)			
	(ب) لالہ موسیٰ (ماسوائے) تا ملکوال (ماسوائے)	۲۰۰/۰۰ روپے ہر ایک زون کے لئے	۶۳-۶-۳۰	۹۰۰۰/۰۰ روپے ہر ایک زون کے لئے
	(ج) ترکی (ماسوائے) تا چک لالہ (ماسوائے) بشمول منڈرہ بھون سیکشن			
II	ملکوال سب ڈویژن			
	(ا) ملکوال (ماسوائے) تا سرگودھا (بشمول)			
	(ب) ملکوال (بشمول) تا خوشاب (ماسوائے) بشمول بی ایچ ایچ اور کے ڈی ٹی اور جی بی ڈبلیو برانچز۔			
	(ج) بندیال (بشمول) تا خوشاب (بشمول) تا سرگودھا (ماسوائے)			

۲۔ ٹینڈر صرف مجوزہ فارموں پر دیئے جائیں جو اسی روز سوا بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے
۳۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست پر درج نہیں ہیں انہیں اپنے نام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو آر راولپنڈی کے پاس درج کرا لینے چاہئیں۔
۴۔ ٹینڈر سے متعلقہ کاغذات جن میں ٹینڈر فارم ٹھیکہ کی خاص شرائط (پارٹ اے اور بی) ہدایات ٹینڈر کی خاص تفاصیل جو بھی ہوں زیر دستخطی کے دفتر سے بہ ادائیگی ۵ روپے ناقابل واپسی حاصل کئے جا سکتے ہیں ٹینڈر دہندگان کو ٹھیکہ کی خاص شرائط پر منظوری کی علامت کے طور پر دستخط کرنا ہوں گے۔
۵۔ زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر راولپنڈی کے پاس ٹینڈر کھلنے کی تاریخ سے قبل جمع کرانا ہو گا۔ جس کے بغیر کسی ٹینڈر پر غور نہیں کیا جائے گا۔
۶۔ ریلوے کی انتظامیہ سب سے کم نرخ یا کسی بھی ٹینڈر کو جزواً یا کلاً منظور کرنے کی پابند نہیں ہے۔
۷۔ تینوں ریٹ الگ الگ شیڈول ریٹ سے کم یا زیادہ دئے جائیں۔
(ا) ارتھ ورک کے لئے
(ب) صرف لیبر کے لئے
(ج) لیبر اور میٹریل کے لئے

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ راولپنڈی

اعلانِ نکاح

میرے بھانجے عزیزم لطیف احمد صاحب سنوری ... حسین صاحب عالی راولپنڈی کا نکاح عزیزہ امۃ الرشید صاحبہ ... صاحب کے ساتھ بعوض تین ہزار روپیہ حق مہر محترم مولانا جلال الدین ... ۲۲ مئی ۱۹۶۲ء بروز منگل بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا ... مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم کی حقیقی بھتیجی ہیں۔ اعلان نکاح کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(نور احمد سنوری راولپنڈی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں!

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵

مقصد زندگی و احکام ربانی

اسی صفحہ کا رسالہ بزبان اردو کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن